نعت و منقبت کا حسین مجموعہ

جانِ بہار

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

اُردو پنجابی نعتوں کا مجموعہ

جانِ بہار

بانیٔ شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

نام کتاب	جانِ بہار
مصنف	علامہ صائم چشتی
پہلی بار	۱۹۹۵
پانچویں بار	۲۰۰۹
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
ہدیہ	

ملنے کا پتہ

صائم چشتی نعت ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب نور الزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتیؒ اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم و ادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعر ان کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت :۔

علامہ صائم چشتیؒ کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیلؒ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم :۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی،
آپؒ نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف و نحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی

ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

شاعری میں مقام :۔

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذ ہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جا نے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول ومعروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہو تے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1990ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965 کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور ان کی

حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کر ڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نو آموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے ۔اسی لئے آپ کو بانئ شہر نعت کہا جاتا ہے۔شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی،صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد صاحبزادہ محمد توصیف حیدر آپ کی اولاد

کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک :۔

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔محفلِ سماع ،نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

انتساب

گُلستانِ مدینہ

کے نام

صائم چشتی

نذرِ عقیدت

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے

پیارے داداجان

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے حضور

صائم چشتی

رحمت ہے مجھ پہ خاص یہ ربِّ عظیم کی
میں نعت کہہ رہا ہوں رسولِ کریم کی

بہاریں آگئی ہیں

نگارِ انبیاء بن کر محمد مصطفیٰ آئے
رسولِ دوسرا بن کر محمد مصطفیٰ آئے

زمیں سے تافلک اِک نور کا سیلاب آیا ہے
نبی ماہِ لقا بن کر محمد مصطفیٰ آئے

بہاریں آگئی ہیں آمنہ کے پاک حُجرے میں
قرارِ والدہ بن کر محمد مصطفیٰ آئے

غریبوں بے کسوں کا بے بسوں کا آسرا بن کر
یتیموں کی دعا بن کر محمد مصطفیٰ آئے

اُنہیں قَد جآ کُمْ نورٌ کہا ہے رب عالم نے
سراپا نور کا بن کر محمد مصطفیٰ آئے

ہوئی تھی آپ ہی سے ابتداء اِمکانِ عالم کی
ہیں سب کی اِنتہا بن کر محمد مصطفیٰؐ آئے

اندھیرے مِٹ گئے سارا جہاں روشن ہوا صائمؔ
ضیاؤں کی ضیاء کر محمد مصطفیٰؐ آئے

بَلَغُ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

بَلَغُ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

کہیں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں مصطفیٰ کا نشاں نہیں
نہ مکاں ہی ایسا ملا کہیں مرا کملی والا جہاں نہیں

بَلَغُ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

یہ رضاؔ کا نکتہ کمال ہے درِ مصطفیٰ ہے درِ خدا
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

بَلَغُ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

نہیں دل میں عشق رسول تو تری کافرانہ ہے ہر ادا
نہ نماز تیری نماز ہے یہ اذان تیری اذاں نہیں
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

وہاں آنسوؤں کی ہیں بارشیں، ہے فضا میں خنکی بھری ہوئی
جو سماں ہے شہرِ رسول میں کہیں اور ایسا سماں نہیں
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

میں نثار طیبہ کے چاند پر میں نثار طیبہ کے حسن پر
یہی شہر، شہرِ بہار ہے جہاں اِک گھڑی بھی خزاں نہیں
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا عَلَیہِ وآلِہٖ

ہے علاجِ عصیاں یہ عاصیو درِ مصطفی کی طرف چلو
درِ مصطفی کے سوا کہیں نہیں عاصیوں کو اماں نہیں

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجُمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا علَیہِ وآلِہٖ

یہی زندگی کا نشان ہے کریں ذِکر صاحبؐ حضور کا
جو نہ محوِ ذِکرِ حبیب ہو وہ حیاتِ قلب و زباں نہیں

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجُمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوا علَیہِ وآلِہٖ

یا نبی یا نبی یا نبی

تاجدارِ جہاں سرورِ انبیاء
سب نبی مقتدی سب کا تو مقتدا
اے حبیبِ خدا اے شہِ دوسرا
تو مرا آسرا تو مری زندگی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

تو خدا بھی نہیں تو جدا بھی نہیں
کوئی تجھ سا شہا دُوسرا بھی نہیں
عرش پر اور کوئی گیا بھی نہیں
بِن ترے اَے دلِ عرش کی روشنی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

میرے محبوبؐ حق کا نظارا ہے تو

آمنہ کا درخشاں ستارا ہے تو

تو ہی قرآں ہے قرآں کا پارا ہے تو

تیری صورت پہ ایک ایک سورۃ بنی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

سارے نبیوں کا آقا تو سردار ہے

تیرا دربار خالق کا دربار ہے

تو خدا کی خدائی کا مختار ہے

بھردے بھردے شہا بھر دے جھولی مری

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

تو ہے والشّمس بھی والقمر بھی ہے تو

جانبِ عرش گرمِ سفر بھی ہے تو

ہے اِدھر بھی شہا اور اُدھر بھی ہے تو

دونوں عالم میں ہے تیری جلوہ گری

تو ہی مطلوب ہے تو ہی مقصود ہے
تو محمد ہے احمد ہے محمود ہے
تو ہے حاضر تو ناظر تو موجود ہے
ہے خبر تجھ کو محبوب ہر غیب کی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

تو ہے کعبے کا قبلہ تو شانِ حرم
تیرا روضہ ہے محبوب رشکِ اِرم
ہم پہ ہو کملی والے نگاہِ کرم
ہم ہیں منگتے ترے تو ہے داتا سخی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

بات کیا ہو مری بات کچھ بھی نہیں
ذات کیسی! مری ذات کچھ بھی نہیں
میری محبوب اوقات کچھ بھی نہیں
بات صآئم کی تیرے کرم سے بنی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

میلاد منانے والے

سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے
میرے محبوب کا میلاد منانے والے

اَپنے ہر اَشک سے پلکوں پہ چراغاں کرلو
میرے محبوب ہیں اِس بزم میں آنے والے

تُجھ کو صد لاکھ مُبارک ہو حلیمہ دائی
آ گئے گھر میں تِرے عرش پہ جانے والے

آمنہ پاک تِرا چاند مُبارک تُجھ کو
ہوں تِرے چاند پہ قُربان زمانے والے

دُور اَب سب کے مُقدّر کا اندھیرا ہو گا
آ گئے چاند کو قدموں میں بُلانے والے

کِس قدر قول یہ سچّا ہے رضاؔ کا صائمؔ
مِٹ گئے آپ کے اَذکار مِٹانے والے

سجاتے ہی رہیں گے

ہم بزم سَدا اُن کی سجاتے ہی رہیں گے
سرکار کا میلاد مناتے ہی رہیں گے

جو دونوں جہانوں میں سہارا ہے ہمارا
گیت اُن کی عنایات کے گاتے ہی رہیں گے

حق والے سَدا سیّدِ شبیرؑ کے غم میں
رو رو کے زمانے کو رُلاتے ہی رہیں گے

اَیسے ہی دُرودوں کی سَلاموں کی فضا میں
عُشاق اُنہیں گھر میں بُلاتے ہی رہیں گے

جو نعتِ نبی سُن کے تڑپ جاتے ہیں صائمؔ
اِنعام وہ سرکار سے پاتے ہی رہیں گے

کملی والے کی آمد

سارا جہاں ہے نور میں ڈُوبا ساری فضا ہے روشن روشن
کملی والے کی آمد پر ''کوہِ صفا'' ہے روشن روشن

آمنہ کے حُجرہ کی جانب تارے سجدہ ریز ہیں سارے
وادیٔ مکہ کا ہر ذرّہ اور ہوا ہے روشن روشن

لئے درُود سلام کے گجرے حوریں نعتیں پڑھتی آئیں
ہر اِک چیز کو نورِ نبی نے خوب کیا ہے روشن روشن

شب کو چاند صُبح کو سُورج روشنی دے کر چھپ جاتے ہیں
آمنہ کا خورشید و قمر پر صُبح و مسا ہے روشن روشن

پڑھا سلام، قیام میں ہم نے اس سے پہلے پاک نبی پر
عرش کی جانب جانے والی اپنی دُعا ہے روشن روشن

ہم دُنیا کے اندھے دستوروں میں کیوں ہیں کھوئے پھرتے
جب سرکار نے قرآنی دستور دیا ہے روشن روشن

نور سے اُن کے وادی وادی چمک رہی ہے دمک رہی ہے
جَبلِ نور ہے روشن روشن غارِ حِرا ہے روشن روشن

صائمؔ نور کی بزم سجی ہے نور کی چادر پاک تنی ہے
جو بھی آپ کی بزم میں آیا ہو کے رہا ہے روشن روشن

میلاد منائیں گے

روتوں کو رُلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
عاشق تو محمد کا میلاد منائیں گے

سرکار کے دِیوانو سرکار کے پروانو
سرکار کا ذکر کرو سرکار بھی آئیں گے

کُھل جائیں گے رحمت کے دروازے سبھی اُن پر
جو پیار سے آقا کی محفل کو سجائیں گے

سُنتا ہے سُنے کوئی جاتا ہے چلا جائے
ہم نعرہ رسالت کا ہر حال لگائیں گے

مِیلاد محمد کی خوشیاں جو مناتے ہیں
اِک روز وہ آقا کے دربار پہ جائیں گے

اللہ کی سُنّت پر اُن کا ہے عمل صآئم
سُلطانِ مدینہ کی جو نعت سُنائیں گے

نعت سنانے والو

میرے محبوب کا میلاد منانے والو
خوش ہوا تم پہ خُدا بزم سجانے والو

تُم کو پیغام مدینے سے ہے آنے والا
ہو گیا تُم پہ کرم نعت سُنانے والو

اُن کی زُلفوں کی قسم! لو گے مُرادیں ساری
اُن کی سرکار میں دامن کو بِچھانے والو

اَپنے ہونٹوں پہ درُودوں کے ترانے رکھنا
شاہِ کونین کے دربار میں آنے والو

یارسول اللہ کے نعروں کو سجالو لب پر
گھر میں سرکارِ دوعالم کو بلانے والو

حق نے تطہیر کا خَلُعَت ہے سجایا تم کو
اے مِرے پاک محمد کے گھرانے والو

لُوٹ لو آپ کی رحمت کے خزانے صآئم
صدقہ محبوب کی آمد کا لُٹانے والو

حُسنِ محبوب نے

حُسنِ محبوب نے عالم کو سجا رکھا ہے
رشتہ مخلوق کا خالق سے ملا رکھا ہے

چاند تارے ہیں جبھی نور نظر کو دیتے
اُن کی نعلین کا سُرمہ جو لگا رکھا ہے

پھُول میں ، چاند میں ، تاروں میں تبسّم اُن کا
اُن کے جلووں کے سِوا دُنیا میں کیا رکھا ہے

نعت کہتا ہوں تو آتی ہے فضا میں مستی
جام طیبہ کا خیالوں کو پلا رکھا ہے

صَدقے طیبہ کے عذاب آتا نہیں ہے ہم پر
شہرِ محبوب نے دُنیا کو بچا رکھا ہے

جب بھی تو چاہے صدا دینے سوالی آجا
میرے محبوب نے دروازہ کھلا رکھا ہے

جِن کے ٹکڑوں پہ جہاں پلتا ہے سارا صآئمؔ
اُن کی سرکار میں دامن کو بِچھا رکھا ہے

شاہِ عرب سے مانگ لیا

سب سے اچھا مانگ لیا اور پیارا سب سے مانگ لیا
کملی والا مانگ لیا تو سب کچھ ربّ سے مانگ لیا

اِک ہی خزانہ ہے دونوں کا دونوں کی خیرات بھی ایک
خلق کے ربّ سے مانگ لیا یا شاہِ عرب سے مانگ لیا

اَور کِسی کے در پر جانا ہم کو بِالکل بھول گیا
شاہِ مدینہ کے دربار سے ہم نے جب سے مانگ لیا

اُس کو ملا! اور اِتنا ملا پھر اور کوئی حسرت نہ رہی
جِس نے بھی اُس شاہ کے در سے حُسنِ اَدب سے مانگ لیا

کھول دیئے رحمت کے خزانے اُس پر خالقِ اکبر نے
سائل نے جب اُن کے کرم کو اُن کے سبب سے مانگ لیا

اُس سے کہیں زیادہ پایا جو بھی مانگنے والے نے
رحمتِ عالم ، قاسمِ نعمت ، عالی نسب سے مانگ لیا

لفظوں کے اَنوار کی صورت دِل کے وَرق پر پھیل گیا
نَعت کا جو عُنوان بھی صؔائم اُمّی لَقب سے مانگ لیا

نعت کا ترانہ

تِرا کِس قدر کرم ہے تِری کِس قدر عطا ہے
تِری نعت کا ترانہ مِرے لَب پہ آگیا ہے

ہے بہارِ گلستاں میں تِرے دم قدم کے صَدقے
تِری رحمتوں کے صدقے یہ جہان پل رہا ہے

تِرے گیسوؤں کی خوشبو ہے رچی ہوئی فضا میں
تِرے رُخ کی تابشوں سے یہ جہاں سجا ہوا ہے

تِرے در پہ ہیں گداؤں کی لگی ہوئیں قطاریں
ہَمہ وقت میرے آقا تِرا پاک در کھلا ہے

یہی بندگی ہے میری یہی میری زندگی ہے
تِرے آستاں کی جانب میرا سَر جُھکا جُھکا ہے

تِرے در سے مل رہی ہیں سبھی نعمتیں خدا کی
تو خدا کا دلربا ہے تِرا در درِ خدا ہے

کہاں یہ فقیر صآئم کہاں نعت تیری آقا
یہ حقیر و بے نوا ہے تُو حبیبِ کِبریا ہے

طیبہ کی ہواؤں میں

ساون ہے درودوں میں ہیں اَشک دعاؤں میں
آنسو ہوں بھرے جیسے طیبہ کی فضاؤں میں

جو جُرم و خطا لے کر آجائیں مدینے میں
تخفیف خُدا اُن کی کرتا ہے سزاؤں میں

چُھو اُس کو نہیں سکتی دوزخ کی ہوا تک بھی
جو گنبدِ خضریٰ کی آجاتا ہے چھاؤں میں

طیبہ میں تڑپنا بھی پڑتا ہے خموشی سے
فریاد بھی کرتے ہیں خاموش صداؤں میں

سرکار کی زُلفوں کی آقا کے پسینے کی
خوشبو ہے ابھی تک بھی طیبہ کی ہواؤں میں

دامانِ طلب کھولے لاکھوں ہیں کھڑے منگتے
ہوتی نہ کمی دیکھی آقا کی عطاؤں میں

غیروں کی طرف اُن کی اُٹھتی نہ نظر دیکھی
غیرت ہے عجب صآئم طیبہ کے گداؤں میں

سرکار کے غلاموں میں

نہیں وہ کیف زمانے کے اور کاموں میں
جو کیف پایا درُودوں میں اور سلاموں میں

اَزل سے اُمتّیں ساری ہیں اُن کے زیرِ نگیں
نبی بھی سارے ہیں سرکار کے غلاموں میں

زمیں پہ نام ''محمدؐ'' تو عرش پر ''احمدؐ''
یہی تو نام حسیں تر ہیں سارے ناموں میں

حضور رحم کہ سُنّی بھی خارجی ہو کر
مِلے ہیں جاتے تسلسل سے بے لگاموں میں

مِلی ہو جس کو محمد کے نام سے زینت
وُہی کلام ہے اعلیٰ تریں کلاموں میں

سوائے آہ و فغاں کے تو کچھ نہیں ہوتا
مِرے سلام و مناجات میں پیاموں میں

اُجالا صُبح کو دیتا ہے اُن کا رُخ صآئم
اُنہیں کی زُلف کی رنگت گھلی ہے شاموں میں

محمد کا حوالہ

والضحیٰ رُخ کا اندھیروں میں اُجالا چاہیے
بحرِ غم میں ڈُوبتوں کو کملی والا چاہیے

رحمتِ حق خُود بڑھے گی بخشوانے کے لئے
حشر کے دن بس محمد کا حوالہ چاہیے

جو مجھے اِک پل میں لے جائے درِ محبوب تک
وہ فُغاں وہ درد و غم وہ آہ و نالہ چاہیے

میں نے کب مانگے ہیں کھانے خلد کے جنت کے پھل
بس مجھے تو اُن کے ہاتھوں کا نوالہ چاہیے

کرسکو گے کس طرح اُن سے صحابہ کو جُدا
گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیے

حجرِ اسود خُوب ہے حوروں کے خالوں کے لئے
پر حبش والے کا اُن کو رنگ کالا چاہیے

باندھ کر اقصیٰ میں صف نبیوں سے آدم نے کہا
اس اِمامت کو نبی اعلیٰ سے اعلیٰ چاہیے

صورتِ محبوب کو حق نے بنا کر یہ کہا
ایسی صورت پر تو رحمت کا دوشالہ چاہیے

جو یزیدوں سے بچا لے حرمتِ اسلام کو
پھر حسین ابنِ علی جیسا جیالا چاہیے

کون کر سکتا ہے نعتِ مُصطفیٰ کا حق ادا
پھر بھی کُچھ انداز تو صآئم نِرالا چاہیے

انوارِ محمد سے ہے

انوارِ محمد سے ہے چاند کی زیبائی
سرکار کی زُلفوں سے پھُولوں نے مہک پائی

تسکیں ہے تنوّع ہے انوار ہیں رحمت کے
لگتا مدینے میں جنت ہے اُتر آئی

قُرآن کی ہر سورة صُورت ہے محمد کی
ہے اُن کے تبسّم کی ہر لفظ میں رعنائی

کونین کا ہر ذرّہ ہے پیشِ نظر اُن کے
ہَے اُن کی نگاہوں میں ہر رِفعت و پنہائی

کوئی بھی سِوا اُن کے مُرسل ہے نہ پیغمبر
ہو جِس کی اداؤں کی خالق نے قسم کھائی

گُلشن ہوں ستارے ہوں مَہتاب ہو کلیاں ہوں
محبوب کی خاطر ہے سب اَنجمن آرائی

سَرکارِ دوعالم کا جب نام لیا صآئم
پربت تھا جو مُشکل کا اِک پل میں بنا رائی

حضور سے مانگو

نور خالق کے نور سے مانگو
جو ہے لینا حضور سے مانگو

بھر ہی دیں گے تمہارے دامن کو
پاس جا کر یا دُور سے مانگو

ہوش اُڑجاتے ہیں مدینے میں
پھر بھی حُسنِ شعور سے مانگو

اُن کے روضے کی حاضری مانگو
جب بھی ربِّ غفور سے مانگو

آنسو آنکھوں میں خود چھلک جائیں
ایسے کیف و سرُور سے مانگو

دونوں عالم کی رحمتیں ساری
نُورِ یوم النشور سے مانگو

جلوے حق کے مدینہ میں صآئم
نُورِ افلاک و طور سے مانگو

بزم سجا جاتے ہیں

جب بھی سرکار خیالات میں آ جاتے ہیں
دِل کا وِیرانہ گُلستان بنا جاتے ہیں

اُن کے گیسُو جو تصور میں مِرے آتے ہیں
سارے ماحول کو خوشبو میں بسا جاتے ہیں

اہلِ ثروت سے نظر پھیر کے ایسے گذرو
جان لے دُنیا محمد کے گدا جاتے ہیں

آنکھ سے اُن کی ہمیشہ ہے برستا سَاون
جن کو رُخ خواب میں سرکار دِکھا جاتے ہیں

بزمِ سرکار میں جو اشک لُٹا کر جائیں
صآئم اشکوں کی قسم بزم سجا جاتے ہیں

اعلیٰ مقام آپ کا

سب سے ارفع ہے ہستی نبی پاک کی سب رسُولوں سے اعلیٰ مقام آپ کا
ہر مکاں میں مکیں اُن کے انوار ہیں لامکاں بھی ہے دَارُالقِیام آپ کا

چشم ہوتی ہے نم آپ کی یاد سے بھول جاتے ہیں غم آپ کی یاد سے
کیف میں ڈُوب جاتے ہیں جان و جِگر جب بھی ہونٹوں پہ آتا ہے نام آپ کا

اُن کی ہر اِک ادا جانِ اِیمان ہے رُوحِ اِسلام تفسیرِ قُرآن ہے
ہونٹ اُن کے ہلیں بولتا ہے خُدا بات حق کی ہے گویا کلام آپ کا

اُن کا لُطف و کرم بے بہا ، بے بہا اُن کی رحمت کی کوئی نہیں اِنتہا
جِس نے اِک بار بھیجا سَلام آپ کو اُس کو دس بار آیا سلام آپ کا

ہے زمانے پہ اُن کا کرم بیکراں ہے لقب آپ کا رحمتِ دوجہاں
مُجرموں کا بچاتا ہے نام آپ کا عاصیوں کو بچانا ہے کام آپ کا

میرے سُلطان خالق کے محبوب کو جو بھی کہنا ہے کہتے ہو کہتے پھرو
پُوچھ لو پہلے آیاتِ قُرآن سے اِحتشام آپ کا اِحترام آپ کا

اَنبیاء ، اَولیاء ، اَصفیاء ، اَتقیاء باخُدا بے رِیا بادشاہ و گدا
نجم ، شمس و قمر یہ حجر یہ شجر سارا عالم ہے صآئم غُلام آپ کا

سیّدی مرشدی

سیّدی مُرشدی یانبی یانبی
یانبی یانبی سیّدی مُرشدی

کملی والے نبی اِک نگاہِ کرم
ہم گداؤں کا سرکار رکھ لو بھرم
تُجھ سے بڑھ کر نہیں اور کوئی سخی
سیّدی مُرشدی یانبی یانبی

ہم پہ لُطف و عنایات فرمایئے

اپنی محفل میں تشریف لے آیئے

آپ کے ذِکر سے بزم ہے سج گئی

یا نبی یا نبی سیّدی مرشدی

کھول کے بیٹھی سرکار ہیں جھولیاں

آپ کی داسیاں آپ کی گولیاں

سب کو مِل جائے خیرات دیدار کی

سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی

میرے حاجت روا، میرے مُشکل کُشا

تُو مِرا تاجور ، تو مِرا آسرا

تُو مِری روشنی تو مِری زندگی

یا نبی یا نبی سیّدی مرشدی

ہو یہ آباد دِل کا چمن جائے گا
آپ آئیں گے ہر کام بن جائے گا
آپ کے لطف سے بات سب کی بنی
سیّدی مُرشدی، یانبی یانبی

تیرا قبضہ ہے محبوب ہر چیز پر
سب کے جھکتے ہیں سر تیری دہلیز پر
تو نے جو بھی کہی بات ہو کے رہی
یانبی یانبی سیّدی مرشدی

سب سے اعلیٰ تریں تیری سرکار ہے
تیرا دربار خالق کا دربار ہے
تیرے صآئم کا کعبہ ہے تیری گلی
سیّدی مُرشدی یانبی یانبی

سرکار کے قدم

عرشِ علیٰ سے پار ہیں سَرکار کے قدم
حٰمٓ ہیں وہ نور ہیں وہ نُون وَالْقَلَم

اُن کے کرم سے یوں تو ہیں دنیا میں جی رہے
محشر میں ہو گا اور ہی اَنداز سے کرم

ہوگا قیام آپ کا عرشِ خُدا کے پاس
ہوگا یَدُ اللہ ہاتھ میں تعریف کا علم

شاہِ رُسل بھی آپ ہیں شاہِ اُمم بھی آپ
دیکھیں گے سب رسول بھی دیکھیں گی سب اُمم

دامن میں مُجھ کو اُن کی عطا نے چُھپا لیا
مُجھ رُوسِیہ کا رہ گیا محشر میں یُوں بھرم

عمّار ہوں ، بلال ہوں ، یاسر ہوں یا عمر
پیارے نبی کے سارے صحابی ہیں محترم

جلوے مدینہ پاک کے صآئم تھے سامنے
جب کررہا تھا نعت میں سَرکار کی رقم

اُن کی بارگاہ مِل گئی

خُلد کی ہے راہ مِل گئی
اُن کی بارگاہ مِل گئی

مِل گیا خُدا اُسے جِسے
آپ کی نِگاہ مِل گئی

آ گیا خیال آپ کا
کرب سے پناہ مِل گئی

تاجدار ہے وُہی جِسے
فقر کی کُلاہ مِل گئی

گرم گرم اَشک تھے مِرے
ساتھ سرد آہ مِل گئی

تیرگی میں آپ کی گلی
عکسِ مہر و ماہ مِل گئی

صآئم اُن کے ذکر پاک سے
شرحِ لاَ اِلٰہ مِل گئی

درِ ربّ العُلیٰ ہے

خیالِ سبز گنبد آگیا ہے
ہرا اُمید کا گلشن ہوا ہے

فضاؤں کی مہک بتلا رہی ہے
مرا محبوب پیارا آرہا ہے

کیا ہے ٹکڑے ٹکڑے چاند جس نے
کہوں کیسے وہ ٹکڑا چاند کا ہے

نہ کیوں مانگیں درِ خیر الوریٰ سے
یہی در تو درِ ربّ العُلیٰ ہے

لقب جس کا ہے ہر عالم کی رحمت
وہی تو عاصیوں کا آسرا ہے

رُخ و زُلفِ محمد ماشاء اللہ
اِدھر سورج اُدھر کالی گھٹا ہے

خیالِ مصطفیٰ ہے میں ہوں صائم
کرم کتنا مری سرکار کا ہے

جانِ بہار آئے گا

دِل کے گُلشن پہ تازہ نکھار آئے گا
جب مدینے کا جانِ بہار آئے گا

راہِ طیبہ پہ رکھ دی ہے میں نے جبیں
ایک دن تو مِرا شہسوار آئے گا

جاؤ چھوڑو مُجھے اب تڑپنے بھی دو
اُن کے آنے سے دل کو قرار آئے گا

آئے گا بس وہی محفلِ نعت میں
کملی والے کو جس پہ بھی پیار آئے گا

سلطنت دِل کی آباد ہو جائے گی
مُلکِ دل کا وہ جب تاجدار آئے گا

زِندگی پھر بنے گی مِری زندگی
جب نگاہوں میں اُن کا دِیار آئے گا

نور میں قبر صآئم کی ڈھل جائے گی
جب لحد میں مِرا شہر یار آئے گا

دربار نرالا تیرا

میرے آقا ہے کرم اعلیٰ و بالا تیرا
سارے عالم سے ہے دربار نرالا تیرا

رحمتِ حق نے گلے مُجھ کو لگایا فوراً
جب بھی خالق کو دِیا میں نے حوالہ تیرا

اَے مِرے دَرد و اَلم رک تو سہی، ٹھہر ذرا
ہو گا طیبہ کی فضاؤں میں اَزالہ تیرا

کُفر کے لاکھ اندھیرے تھے جہاں پر چھائے
سب پہ غالب ہی رہا شاہا اُجالا تیرا

تُجھ کو احمد بھی ، محمد بھی کہا ہے ربّ نے
حمد کرتا ہے تِری اللہ تعالیٰ تیرا

ٹھوکریں لاکھ زمانے کی لگیں صآئم کو !
گِر نہیں سکتا شہِ والا سَنبھالا تیرا

دربار سجے ہیں

جو شاہِ مدینہ کی نگاہوں میں رہے ہیں
صدیق بنے داتا بنے غوث بنے ہیں

اجمیر میں بغداد میں دِہلی میں دلوں میں
کس شان سے سرکار کے دربار سجے ہیں

ہر رات ہیں آقا کی حضوری میں جو رہتے
دل اُن کے سلامت ہیں لباس اُن کے پھٹے ہیں

پَر اُن کی گزرگاہ میں قدسی ہیں بچھاتے
جو چاک گریبان مدینے کو چلے ہیں

اِس بزمِ غریباں پہ وہ برسیں گے یقینا
جو ابرِ کرم بار مدینے سے اُٹھے ہیں

ہر سانس نہ کیوں وقف کریں انکی ثناء میں
جب سانس ہمیں اُن کے ہی صدقے میں ملے ہیں

صآئم کو ملا نعت میں جامی کا قرینہ
الفاظ جبھی اشکوں میں آہوں میں ڈھلے ہیں

سرکارِ مدینہ آجائیں

آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں
دو جگ کے مختار کرم فرما جائیں

آنکھوں کے دامن پھیلائے بیٹھے ہیں ہم دیدار کی آس لگائے بیٹھے ہیں
بارشؐ! نور کے جلووں کی برسا جائیں
آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں

اُمّت کو آلام نے آقا گھیرا ہے ظلمت ہر سو چھائی ہے اندھیرا ہے
روشنیوں سے دل کا نگر سجا جائیں
آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں

ذکرِ سے تیرے من کی بزم سجاتے ہیں یادوں کی خوشبو سے دل بہلاتے ہیں

زُلفوں کی خوشبو سے گھر مہکا جائیں

آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں

آپ تو ہیں مُختار زمانے سارے کے۔ آپ ہیں کھیون ہار زمانے سارے کے

ڈُوب رہی ہے نیّا پار لگا جائیں

آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں

خوشیوں نے رُخ آقا ہم سے پھیر لیا دَرد واَلم نے صآئم کو ہے گھیر لیا

دُور کریں دُکھ درد حضور مٹا جائیں

آجائیں سرکارِ مدینہ آجائیں

گھر بار سنور جاتے ہیں

ذکرِ محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اَشک آجائیں تو دِل خود ہی نکھر جاتے ہیں

اپنے ہیں اپنے مگر غیر بھی یہ مان گئے
دِل میں سرکار کے الفاظ اُتر جاتے ہیں

عشقِ محبوب کی ہوں ثبت نہ جن پر مہریں
مثل ذرّات وہ اعمال بکھر جاتے ہیں

زندہ ہو کے ہیں زمانے کو بھی زندہ رکھتے
عشقِ سرکارِ دوعالم میں جو مرجاتے ہیں

حق نے آدابِ مدینہ ہیں سکھائے جن کو
سانس آتا ہے جو ہونٹوں پہ تو ڈر جاتے ہیں

میرے محبوب ہیں جس سمت اشارا کرتے
ماہ و خورشید بصد شوق اُدھر جاتے ہیں

دِین و دُنیا کے وہ لاتے ہیں خزانے صآئم
بن کے مہمان جو سرکار کے گھر جاتے ہیں

سرکار سے ملتے رہے

سازِ غم کے تار دِل کے تار سے مِلتے رہے
اَشک آنکھوں کو درِ سرکار سے ملتے رہے

راہِ طیبہ میں پرانے آشناؤں کی طرح
آبلے پاؤں کے نوکِ خار سے ملتے رہے

دائرہ سمٹا تو مرکز ! لامکاں پر بن گیا
دونوں قوسوں کے کنارے پیار سے ملتے رہے

تھے اَزَل کے روز سے سرکار اُن کو جانتے
جو پیام اُن کو حِرا کے غار سے ملتے رہے

چومنے آتے فرشتے تھے انہیں افلاک سے
جو گلے حق کے لئے تلوار سے ملتے رہے

تھا سراپا جرم صآئمؔ نعت کے انعام پر
سرورِ کونین کے دربار سے ملتے رہے

دِل میں بسا لیا

جب سے نبی کی یاد کو دِل میں بَسا لیا
دُنیا کے ہر عذاب سے دامن بچا لیا

آتے ہیں اَب تو اَشک بھی پھولوں کے رنگ میں
سینے میں زخم زخم کا گُلشن سَجا لیا

طَیبہ کے خار چُن کے سجاؤں گا آنکھ میں
جب بھی مِرے کریم نے در پر بُلا لیا

ابرِ سیاہ چھٹ گیا دِل سے گُناہ کا
طیبہ کے جب خیال کو دِل میں بٹھا لیا

جس کو نگاہِ خاص سے دیکھا حضور نے
کِتنا بھی غَیر تھا اُسے اَپنا بنا لیا

کوئی سوال پھر نہ نکیرین نے کیا
جب نام میں نے قبر میں سرکار کا لیا

صآئمؔ جو نعتِ مُصطفیٰ کرنے لگا رقم
سر کو قلم نے شوق میں فوراً جُھکا لیا

کملی والے کو پکارو

غم و آلام کے دَردوں کے مارو
پُکارو ! کملی والے کو پُکارو

کِھلے گا پھول قسمت کا کِھلے گا
سبھی سُکھ چین طیبہ میں مِلے گا
چلو طیبہ کی جانب بے سہارو
پُکارو ! کملی والے کو پُکارو

مدینے سے صدائیں آرہی ہیں
اگر غم کی گھٹائیں چھا گئی ہیں
چلے آؤ یہاں پر دِلفگارو
پُکارو ! کملی والے کو پُکارو

جھکی طیبہ میں ہے ساری خُدائی
میں ہوں طیبہ کے ذرّوں کا فِدائی
مُجھے کیا روشنی دو گے سِتارو
پُکارو ! کملی والے کو پُکارو

فِدا عالم کی ہر اِک شان تم پر
فِدا صآئم کرے گا جان تم پر
گلستانِ مدینہ کی بہارو
پُکارو ! کملی والے کو پُکارو

سرکار کے در سے

مانگیں گے سرکار کے در سے مانگیں گے
نبیوں کے سردار کے در سے مانگیں گے

جِس کے نور سے روشن چاند ستارے ہیں
دو عالم میں جِس کے نور نظارے ہیں
اُس ماہِ اَنوار کے در سے مانگیں گے

در حَیدر کا ہے دربار محمد کا
گھر حیدر کا ہے گھر بار محمد کا
ہم حَیدر کرّار کے در سے مانگیں گے

کملی والا خالق کا شہکار بھی ہے
قاسم بھی ہے، غنی بھی ہے، مختار بھی ہے
قاسم اور مختار کے در سے مانگیں گے

قدَ جاَءَ کُم تاج ہے کملی والے کا
عرش و فرش پہ راج ہے کملی والے کا
عرش کے شہ اَسوار کے در سے مانگیں گے

آلِ نبی ہے مالکِ کُل جہانوں کی
صآئم آل ہے وارث کُل خزانوں کی
ہم آلِ اَطہار کے در سے مانگیں گے

یاد آ گئی

آنسوؤں کی بن گئی لڑی
مصطفی کی یاد آ گئی

دیکھتے گئے وہ جس طرف
پھیلتی گئی تھی روشنی

روضۂ نبی کی چھاؤں میں
کشتِ جان ہو گئی ہری

آپ کے ہی فیضِ خاص سے
آدمی بنا ہے آدمی

مصطفی کا فیض مل گیا
جب کہا علی علی علی

اپنی آلِ پاک کے لئے
ہم پہ بھی کرم ہو یا نبی

صآئم ان کے وصل خاص کی
ہے ملی گھڑی کبھی کبھی

مصطفیٰ کے شہر میں

رحمتیں ہی رحمتیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں
حق کی ساری برکتیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

چاہے دنیا مانگ لو یا باغِ جنت مانگ لو
ساری ملتی نعمتیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

ہر طرف نورِ خدا کا نور ہے پھیلا ہوا
رونقیں ہی رونقیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

وہ نہ بھولی ہیں نہ مجھ کو بھول سکتی ہیں کبھی
جو گذاری ساعتیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

سارا عالم بھی چلا آئے تو کچھ تنگی نہیں
وُسعتیں ہی وُسعتیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

جو بھی آئے اس پہ جنت کرتے ہیں واجب حضور
خوب صائم بخششیں ہیں مصطفیٰ کے شہر میں

روضے پہ بلالینا

منگتوں پہ کرم کرنا منگتوں کی دعا لینا
محبوب ہمیں اپنے روضے پہ بلالینا

مجرم ہیں سیہ رو ہیں پکڑے نہ کہیں جائیں
محشر میں ہمیں آقا دامن میں چھپا لینا

ہر سمت سے گھیر لیا اُمّت کو مصیبت نے
شبّیر کے صدقے میں اُمّت کو بچالینا

سیکھا نہ ہنر کوئی آتا ہے فقط اتنا
یادوں میں تِری آنسو پلکوں پہ سجا لینا

اِس واسطے اُٹھتے ہی گِر جاتا ہوں پھر صآئم
سرکار کی عادت ہے گرتوں کو اُٹھا لینا

اِس واسطے اُٹھتے ہی گِر جاتا ہوں پھر صآئم
سرکار کی عادت ہے گرتوں کو اُٹھا لینا

اِس واسطے اُٹھتے ہی گِر جاتا ہوں پھر صآئم
سرکار کی عادت ہے گرتوں کو اُٹھا لینا

پنجابی نعتاں

سرکار محمد عربی دے

جَلوے نے عَرشاں فرشاں تے سرکار محمد عربی دے
ہر پاسے عاشق ویہندے نے اَنوار محمد عربی دے

وَالفجر جبیں وَالشَّمس عارض ، پُر کیف نظر گیسُو طٰہٰ
وَالنَّجم دی مانگ اے زُلفاں وِچ یٰسین لقب نَشرح سِینہَ
اَبرُو نے قَابَ قَوسَین خمدار محمد عَربی دے

ہَتھ پاک یَدُ اللہ لَب یُوحٰی مَا ذَاغ دے اَکھیاں وِچ ڈورے
چَن توڑے موڑے سورج نوں، رُکھ نال اِشارے دے تورے
نَعلَین گئے سی عَرشاں توں لنگھ پار محمد عَربی دے

یُوسُف دی جُدائی دے رَاہے یعقُوب کدی وِی نہ پَیندے
نہ نہر چلا کے ہَنجواں دِی اوہ اکھیاںّ چٹیاں کر لیندے
تک لیندے نَین نشیلے جے اِک وار مُحمد عَرَبی دے

اوہ بزم سجا کے سوہنے دِی ، سِر نِیویں کر کے بہندے نے
جِتّھے وِی ہوون اوہناں دے دِل پاک مدینے رہندے نے
اِک واری موہ لئے جہناں دے دِل پیار محمد عَرَبی دے

مَخلوق نے دسو کی اُس دی ، تعریف ثناء کرلینی ایں
دو جگ دے شاہ دی دو جگ تے محشر تک شاہی رہنی اے
پڑھدا اے قصیدے خود ربِّ ستّار محمد عَرَبی دے

میں صآئم اوہدے پیَراں نوں چُم چُم اَکھیاں نال لاواں گا
ہو صدقے واری لکھ واری ، مَیں اُسدے نَاز اُٹھاواں گا
اِک وار جو مَینوں لےَ چلّے دربار مُحمد عَربی دے

نبیاں دے تاجدار

نبیاں دے تاجدار تے سُلطان آ گئے
قرآن لے کے صاحبِ قرآن آ گئے

ربّ دے کرم تھیں مل گئی ہَر شَے نوں زندگی
دُنیا تے سب جہان دی جَد جان آ گئے

یارو سجا کے بیٹھے آں جہناں دی بزم نوں
سَاڈے تے دیکھو رحم اوہ فرمان آ گئے

اَج جاگ پینے اوہناں دے سُتّے ہوئے نصیب
سوہنے توں جیہڑے ہون اَج قربان آ گئے

اَج آمنہ دی گود وِچ سُلطانِ دوجہاں
کنڈھے تے غم دے ماریاں نوں لان آ گئے

جبریل پڑھدے سرورِ کونین تے درُود
خوشیاں دا جھنڈا کعبے تے لہران آ گئے

حُوراں نے حجرہ آمنہ مائی دا چمدیاں
بن کے فرشتے آپ دے دربان آ گئے

ویہڑا حلیمہ دائی دا بھریا اے نور تھیں
گھر جِس دے ربّ دے نور دے عُنوان آ گئے

خوشیاں دے نال جھولیاں صآئمؔ کھلار لئو
سرکار دیکھو رحمتاں ورتان آ گئے

یا آمنہ نظر کرم

یا آمنہ نظرِ کرم ڈیرا رہوے وسدا تیرا
صدقے میں تیرے لال توں جگ کھا رہیا صدقہ تِرا

صَدقے تھیں اپنے لال دے ساڈی وی جھولی بھر دویں
اللہ نے اَپنے فضل تھیں گھر جِس طراں بھریا تِرا

ماں ایں سخی لجپال دی دادی ایں زہرا پاک دی
یا آمنہ بالواسطہ عالم ہے سب منگتا تِرا

لکھّاں سلاماں سیّدہ تیری مُقدّس ذات نوں
رو پیندا میرا مصطفی جَد ذِکر سی کردا تِرا

جنت تے کعبے پاک توں اُچّاتے اعلیٰ شان وچ
صدقے تھیں تیرے لال دے ویہڑا تِرا حُجرہ تِرا

دَفتر گُنہ دا دُھل رہیا ہنجواں دے پانی نال سی
نوری قصیدہ پاک جد صآئم نے ایہہ لِکھیا تِرا

جشن میلاد درود پاک

سب انبیاء دے قائد و سالار آگئے
مالک دے سارے مُلک دے مُختار آگئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

اِک دم جو ساری بزم وچ پھیلی اے روشنی
محسوس ہُندا بزم وچ سرکار آگئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

سوہنے نبی دا جس گھڑی دربار سج گیا
جبریل بن کے خادمِ دربار آگئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

سَمجھیں درِ حبیب توں خیرات مل گئی
اتھرو جے تیری اکھاں وچ دو چار آ گئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

جھولی دِلاں دی عاشقو سارے وِچھا لوؤ
اللہ دے پیارے دِلبر و دِلدار آ گئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

صآئم غماں نے چالئے ڈیرے جہان توں
رحمت دا مینہ وساوندے غمخوار آ گئے

اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد

آ گیا مَرکز مِرے ایمان دا

آ گیا مَرکز مِرے ایمان دا
آ گیا اَج چین ساڈی جان دا

بھر گیا گھر آمنہؓ دَا نور تھیں
خاک خاکی کہن والا چھان دا

نعت ہے ساری نبی مُختار دی
ورقہ ورقہ پھول لئو قُرآن دا

بھر دے مولا جھولیاں اَج سب دیاں
واسطہ اِی عرش دے مہمان دا

واہ حلیمہؓ بھاگ تیرے واہ وا
جھولی تیری چَنّ ہے رحمان دا

یا محمد یا محمد کہہ لویں
موڑنا چاہویں جے رُخ طوفان دا

میرے سوہنے مُصطفیٰ دِی شان تے
سِلسلہ مُکدا اے ہر اِک شان دا

کی سُناواں حال اُس محبوب نوں
اوہ دِلاں دے حال سارے جان دا

نُور والے نعت پڑھدے نور دی
رنگ پیلا پے گیا شیطان دا

پلدے وِچ نے ساکنانِ دوجہاں
کھا کے صدقہ اوہدے دستر خوان دا

اَشک پلکاں تے سجا لَئو دوستو
ویلا ہویا آپ دے ہے آن دا

مُشکلاں آسان سب دیاں ہونیاں
آ گیا ویلا نجاتاں پان دا

جِس دے وِچ ہستی دے سب مضمون نے
نام کی رکھّاں میں اُس عُنوان دا

جو سجاندا محفلِ محبوب نوں
حشر تک صآئم اوہ موجاں مان دا

سبحان اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

لکھ شُکر خُدا دا نبیاں دے سردار دی آمد ہو گئی اے

آ دِل اج نظر گزار لیئے دِلدار دی آمد ہو گئی اے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سب جگ وِچ ہوئی رُشنائی اے ، چن چڑھیا مائی آمنہؓ دا

ہُن گھر جنت بن جاناں ایں سونہہ ربّ دی حلیمہ دائی دا

اج ماڑیاں ڈِگیاں ڈھٹھیاں دے غمخوار دی آمد ہو گئی اے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

رُکھ کُفر شرک دے سُک گئے نے، ہتھ ظلم دے پیر تے رُک گئے نے

اج آمنہ ؓ پاک دا چن چڑھیا، سب فلک دے تارے جھُک گئے نے

سب مُک گئے ہنیرے دُنیا چوں انوار دی آمد ہو گئی اے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

بھُلیاں نوں منزل مِل جانی ، ہر اِک دی بیڑی تر جانی

اَج ہے میلاد محمد دا ، ہر اِک دی جھولی بھر جانی

سِر ادبوں نیویں کر لینا، سرکار دی آمد ہو گئی اے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

رحمت دیاں کنیاں ورھیاں نے ، خوشیاں دا گُلشن کھل جانا

اَج صآئمؔ منگنوں نہ مُڑناں اَج جو منگناں سو مِل جانا

اَج دُنیا وِچ دو عالم دے مختار دی آمد ہو گئی اے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

آمنہ دے لال دا

شان اُچّا اے جنابِ آمنہؓ دے لال دا
پیدا نہیں کیتا خُدا نے ہور اوہدے نال دا

کر وظیفہ مُصطفیٰ دے نام دا مُشکل دے وِچ
مُصطفیٰ دا نام سبھناں مُشکلاں نوں ٹال دا

لوڑ اپنا حال دَسّن دی کدی پیندی نہیں
حاضرو ناظر نبی واقف اے میرے حال دا

مُصطفیٰ دی جے شفاعت حَشر وِچ ایں چاہوندا
سچّے دِل تھیں بن جا خادم مُصطفیٰ دِی آل دا

ویکھنی جنت تے آجا محفل میلاد وِچ
کیوں پھِریں گُستاخیاں دِی اَگ تھاں تھاں بال دا

عَرش کُرسی ، چَنّ تارے سَب خزانے خَلق دے
مُل نہیں میرے نبی دی زُلف دے اِک وال دا

مَیں مدینے پاک دے ہاں ٹُکڑیاں تے پَل رہیا
مَینوں میرا کملی والا مُصطفیٰ اے پال دا

جو نبی دے شہر تے رکھدا اے نظراں بھیڑیاں
ربّ اوہنوں لُون وانگوں کھور دا تے گال دا

سُنّیاں نوں خوف کاہدا قبر دا تے حشر دا
کملی والا سوہنا راکھا آپ اپنے مال دا

کر تصور مُصطفیٰ دا جے خُدا نوں ویکھنا
ہے اوہ تیرے کول جِس نُوں تُوں ہیں پِھر دا بھال دا

روشنی دِن نوں مِلی اوہدی جبِیں دے نُور توں
رات صائم عکس ہے میرے نبی دے خال دا

کملی والے نے

دو جگ تائیں آن وسایا کملی والے نے
ایہہ دُنیا دا باغ سجایا کملی والے نے

کملی والے دی محفل وِچ اوہ آئے عُشّاق
جیہناں نوں ہے آپ بُلایا کملی والے نے

مَدنی آقا توں میں ربّ نوں سَمجھاں کِویں جُدا
بندیاں تائیں ربّ مِلایا کملی والے نے

روشنیاں تے ایہہ خوشبواں دس رہیاں نے صاف
ساڈے گھر وِچ پھیرا پایا کملی والے نے

کرم اُہدے دی ہور کی دیواں اِس توں وَدھ مثال
ساڈے ورگیاں نوں گل لایا کملی والے نے

ٹھیڈے کھاون والیاں تائیں دِتّا تخت بِٹھا
ڈِگیاں تائیں آپ اُٹھایا کملی والے نے

دُنیا دے وِچ جنت دِتی اوہدے ناویں لا
جِس نوں روضہ پاک وکھایا کملی والے نے

میرے کول ہنیرے صآئم کدی نہیں سکدے آ
میرے دِل وِچ چانن لایا کملی والے نے

مدینے والے دا

مقام سب توں اُچیرا مدینے والے دا
پَرے ہے عَرش توں پھیرا مدینے والے دا

اَبد دی شام اُہدی زُلف دی سیاہی اے
اَزل دا رُخ ہے سویرا مدینے والے دا

اُنہاں دِلاں تے فرشتے سلام پڑھدے نے
جنہاں دِلاں چہ ہے ڈیرا مدینے والے دا

ہے راج سارے زمانے تے میرے سوہنے دا
ہے ساری خلق تے گھیرا مدینے والے دا

جنہاں نے ظلم سی کیتے اُنہاں نوں گل لاوے
ہے کِنا صبر تے جیرا مدینے والے دا

پتا ہے دسیا رَفَعنَا دی پاک آیت نے
ہے شان ہُندا ودھیرا مدینے والے دا

کِسے توں مَنگاں تے صؔائمؔ بھلا میں کیوں منگاں
کرم ہے مینوں بتھیرا مدینے والے دا

سرکار دے نے

سُورج چَن سِتارے لِشکاں مار دے نے
ایہہ سَب جلوے طَیبہ دی سرکار دے نے

تُوں تے کی ایں جھلّیا سارے مُرسل وِی
منگتے میرے مدنی دے دربار دے نے

نبی دی شان کی پُچھدا ایں اوہدے خادم دی
ڈُبے ہوئے بیڑے جگ دے تار دے نے

دَھرتی کی اے اَسماناں تے عرشاں تے
جھنڈے جُھلدے نبیاں دے سردار دے نے

دِل اصحاب دے جس سوہنے نے موہ لئے سی
اَج وِی اُس توں عاشق جاناں وار دے نے

اسیں جو کٹھّے ہوکے ایتھے بہہ گئے آں
سب اعجاز نبی دے سچے پیار دے نے

ایہناں کولوں نفرت تینوں مِلنی نہیں
ایہہ سب عاشق علی تے یارِ غار دے نے

کملی والیا سوہنیا آپ اُتاری جَا
بھار جو بھارے صآئم اَوگنہار دے نے

دَر سوہنے دا مل دا ناں

ناں بخشش دا بوہا کُھلدا باغ خوشی دا کِھل دا ناں
جے کر اوہ گنہاراں تائیں دَر سوہنے دا مل دا ناں

کملی والے دی محفل وچ اَونا جانا چھڈّیں ناں
دُنیا وِچ جواب کِتے وی سوہنے دی محفل دا ناں

جو مرضی محبوب مِرے دی اوہو ربّ دی مرضی اے
یار مِرے دی مَرضی باہجھوں اِک وی پتہ ہلدا ناں

مَدنی ماہی باہجھوں کِس نوں دل دا حال سناواں میں
اُس سوہنے دے باہجھوں کوئی محرم میرے دِل دا ناں

غم دِیاں چھریاں ہجر نبی دا دل اُتے جد پھیر دوے
باہجھ مدینے زخم ایہہ دل دا ہور کتے وی سل دا ناں

آب وگِل دے بنن توں پہلاں نور سی روشن سوہنے دا
محض بشر کیوں آکھاں اوہنوں بشر ہے آب وِگل داناں

جِس وچ عشق نئیں پاک نبی دا جِس وچ درد نہ سوہنے دا
صآئم تے دِل رکھ نہیں سکدا اُس پتھر دی سِل دا ناں

اُس نبی لجپال دے

تیرے عاشق تیری رَحمت بھال دے
کملی والے مُشکلاں نوں ٹال دے

مَیں اَجے تیکر ہاں رَاہواں ٹول دا
پُہنچ گئے طیبہ نے میرے نال دے

چَنّ سُورج تے ستارے کہکشاں
مُل نہیں محبوب دے اِک وال دے

جو خطاکاراں نوں سِینے لاوندا
صدقے جاواں اُس نبی لَجپال دے

قبر وِچ اوہناں دِی بَلدے نے چراغ
یار دے دیوے جو تھاں تھاں بال دے

دُور رہندے ساڈے توں لکّھاں عذاب
صدقے سوہنے مُصطفیٰ دی آل دے

فرش کی اے عَرش تے اَفلاک تے
جھنڈے جھُلدے آمنہؓ دے لال دے

غَیر دا بُوہا نہیں صآئم ویکھیا
میرے آقا ہَین مَینوں پال دے

سرکار توں منگدے

شرماؤندے او کیوں طیبہ دی سرکار توں منگدے
جَد سارے نبی نبیاں دے سَردار توں منگدے

فارُوق دی عَظمت نوں گھٹا کیویں سَکیں گا
سَرکار جنھوں آپ نے ستّار توں منگدے

چل ویکھ گداواں تے فقیراں چہ کھلو کے
شہ میرے شہنشاہ دے دربار توں منگدے

خورشید ، ضیاء ، بجلی ، چمک ، بارشاں بدّل
سرکار دے رُخسار دی چمکار توں منگدے

جِس غار چ صدّیق شفا ڈنگ توں سی پائی
بیمار شفا اَج وی نے اُس غار توں منگدے

مہکاوٗندی گلاباں نوں سَدا جِس دی اے خُو شبو
تارے نے چمک زُلف دی اُس تار توں منگدے

مِعراج دی شب راہ چ نبی سارے کھلو کے
خَیرات سی بُرّاق دے اَسوار توں منگدے

دیندا اے خُدا اوہناں تے سب کھول خزانے
جھولی نوں وِچھا کے جو اُہدے یار توں منگدے

اَکھ منگی قتادہ نے تے جنت وی ملی سی
مل جاندا جے کجھ ہور وی غم خوار توں منگدے

اوہناں نوں کدی گُجھ وی نہ اللہ توں اے ملناں
صآئم جو نئیں قاسم و مختار توں منگدے

سوہنے دے در دے ذرّے

سوہنے دے دَر دے ذرّے بَدرو ہلال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہِیرے تے لال بن گئے

جہناں تے پیّاں نظراں ربّ دے حبیب دیاں
مَدنی کریم دیاں جگ دے طبیب دِیاں
حضرت اویسؓ بن گئے حضرت بلالؓ بن گئے

حُسنِ کمال کولوں شَانِ جمال کولوں
منگیا اے خَیر جنہاں نے میرے لجپال کولوں
اوہ وِی سُلطان بن گئے اوہ وِی لجپال بن گئے

کعبے دا نور اُجالا جالی حضور دی اے
عَرشاں توں اَرفَع اعلیٰ جالی حضور دی اے
جالی نوں چُمن والے غَوث و اَبدال بن گئے

مُرسل غلام سارے میرے حضور دے نے
جگ تے نظارے سارے اوسے دے نور دے نے
بَدُّو صحابی اُہدیاں نظراں دے نال بن گئے

لَفظاں تے مُہراں لگیاں بولن دی جاچ بھُل گئی
اوتھے زبان تائیں کھولن دی جاچ بھُل گئی
جاکے مدینے اتھّرو میرے سوال بن گئے

طیبہ دِی یاد آ کے سِینہ جلائی جاوے
جھلّی ناں میرے کولوں لمّی جُدائی جاوے
صآئم جُدائیاں اندر گھڑیاں دے سال بن گئے

مدینے والیا اِک وار آ جا

مدینے وَالیا اِک وار آ جا
مِری بیڑی نوں آ کے پار لا جا

تِرے باہجوں اے سُنجا دِل دَا ویہڑا
کرم کر کے کدی ایہنوں وَسا جا

مَیں دَاسی تیرے در دے چاکراں دی
توں سب نبیاں رسولاں دا ایں راجا

اُڈیکاں کر دیاں گذری حیاتی
کدی وِچ خواب دے مُکھڑا وِکھا جا

مَیں مُک چلّیاں ہاں تیرے ہجر اندر
میرے دُکھ ہُن تے محبوبا مِٹا جا

سدا وَسّے تِرا دربار شاہا
مِری گُلّی نُوں وِی آ کے وسا جا

پیاسے ترس دے نے نَین میرے
کدی تے جَام نظراں دے پلا جا

خیالِ مُصطفیٰ جے آ گیا ایں
سما جا میرے دِل اندر سما جا

کدوں صآئم نوں آقا آکھنا ایں
مدینے آن کے نعتاں سُنا جا

سرکار دے در اُتّے

جِیون دا مَزہ تاں ایں اِک اَیسی گھڑی ہووے
سرکار دا در ہووے ہنجواں دی لَڑی ہووے

سونہہ حشر دے مالک دی، اوہنوں حشر دا ڈر کوئی نہیں
شبّیر دے نانے نے باہنہ جِس دی پھڑی ہووے

سَپ لَڑ دا تے لَڑ جاوے اوہنوں زہر نہیں چڑھ سکدا
مَازاغ نگاہواں تھیں اکھ جِس دی لَڑی ہووے

ناں آکھ کدی سکدوں اپنے جہیا سوہنے نوں
وَالفَجر دی سورت جے مُلاّں توں پڑھی ہووے

اَنصاری دے گھر لاگے ، گھر بنّا سی سوہنے دا
محبوب دی ڈاچی کیوں وِچ راہ دے کھڑی ہووے

عاماں دی نہیں گل کردا نبیاں چوں وکھا کوئی
جہدی عرش تے اَسواری بِن اُس دے چڑھی ہووے

طیبہَ دِی زَمیں ورگی ، دَھرتی نہ کوئی صآئم
ہیرے دی کنی بھاویں تھاں تھاں تے جَڑی ہووے

مُکھڑا وکھا دے

مِرے آقا مِری بِگڑی بنا دے
مِری کشتی کِنارے تے لگا دے

میں مر چلّیاں ہاں تیرے ہجر اندر
مِرے دُکھ ہُن تے محبوبا مِٹا دے

تِرے وَالفَجر چہرے توں میں صدقے
کدی سُفنے دے وِچ مُکھڑا وکھا دے

غماں نے پالیا گھیرا چفیرے
مدینے والیا دُکھڑے مُکا دے

بس ایہو آرزو اے ہُن تے مَینوں
مدینے پاک دی مٹی بنادے

تِرا وَسدا رہوے سوہنا مدینہ
اَساڈی جھوک وِی آقا وَسادے

جدوں آجاوندی ٹھر دا اے سینہ
میں صدقے شہرِ طیبہ دی ہوا دے

میں رو پیندا ہاں صآئم یاد کر کے
مناظر شہرِ خوباں دی فضا دے

نظر کرم دی کر جانا

کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا
خالی جھولیاں سب دیاں شاہا بھَر جانا

یار دی بزم سجا کے جیہڑے بیٹھے نے
طیبہ وَل جو نظراں لا کے بیٹھے نے
اَج اوہناں دی آس دَا بیڑا ترَ جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

روک لے عقل نوں پیار دی حد ناں لنگھی جَا
عِشق نبی دَا اللہ کولوں منَگی جا
عِشق نے جِتناں عقلاں والیاں ہر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

اَکھّیاں دا دروازہ ڈھو کے ویکھ تے سہی
پاک نبی دی یاد چہ رو کے ویکھ تے سہی
ٹھَنڈ اَکھّیاں نوں پَینی سِینہ ٹھَر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

اوہ شبّیر دے جھنڈے تھلّے آون گے
رَبّ دے کولوں نویں حیاتی پاون گے
پڑھ دیاں سُن دیاں نعت جھناں نے مَر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

صآئمؔ تے اِحسَان کریماں تیرے نے
ہُن ایہو اَرمَان اخِیری میرے نے
وَقت نِزع دے ہَتھّ سِینے تے دَھر جانا
کملی وَالیا نظر کرم دی کر جانا

بلال ؓ آگیا اے

لہو دِل دا ہنجواں دے نال آ گیا اے
مدینے دا دِل وِچ خیال آ گیا اے

کدوں حاضری دی اِجازت مِلے گی
لباں تے مچل کے سوال آ گیا اے

مدینے دے غم اُتوں قُربان جاواں
غمِ زندگی نوں زوال آ گیا اے

نہ ہووے قطع جد لڑی ہنجّواں دی
سَمجھ لئو کہ وَقتِ وصال آ گیا اے

کِویں روک لاں ہاواں تے سسکیاں نوں
دِلِ پُر اَلم نوں اُبال آ گیا اے

خیالِ محمد توں قُربان صآئم
جو بن میرے دُکھاں دی ڈھال آ گیا اے

ہر طرف بہاراں نے

ہر طرف بہاراں نے ہر طرف اُجالے نے
دُنیا نوں وسا چھڈیا مِرے کملی والے نے

دِن حشر دے ڈَھک لینا ہر مُجرم و عاصی نوں
سرکارِ مدینہ دی رحمت دے دو شالے نے

مُجرم ساں بڑا بھارا دن حَشر دے میں سب توں
دوزخ توں بچا چھڈیا اُہدے ناں دے حوالے نے

منہ کالا ساں مَیں دفتر عملاں دا وی کالا سی
مُنہ کالے دی لج رکھّ لئی اوہدے کمبل کالے نے

کس نال مثال دیاں اوہدے شہر مدینے دی
ذرّے وی مدینے دے دُنیا توں نرالے نے

جِند جان نُوں وار دیاں سرکار دی یاد اُتّوں
دُکھ درد زمانے دے اوہدی یاد نے ٹالے نے

اوہناں دے مزاراں تے اَنوار دَا مِینہ وسنا
دِیوے جہناں محفل وِچ اُہدی یاد دے بالے نے

سرکار دا غم صآئم دُنیا توں لکاؤندا ساں
اس راز نُوں کھول دِتّا ہنجواں دے اُچھالے نے

کر نظر کرم دی

کر نظر کرم دی محبوبا اِس دَرد و اَلم دے مارے تے
رو رو کے عمر گذار لئی ہُن سَد لے پاک دوارے

رُخ مرے نصیب دا موڑ دَویں زنجیر غماں دی توڑ دَویں
تقدیر بدل دی عالم دی ترے سوہنیا اِک اِشارے تے

میں ہجر دے ڈوہنگے بحر اَندر پیا مُڑ مُڑ غوطے کھاندا ہاں
تینوں واسطہ غوثِ اعظم دا لا دے محبوب کِنارے تے

چنگیاں نوں دُنیا گل لاوے مَندیاں توں نظراں پھیر لوے
اِحسان ہے تیرا محبوبا ہر ہولے تے ہر بھارے تے

بن مَرکز فلکی دُنیا دا جو رَاہ دَسدا اے راہیاں نوں
ایہہ آپ دے نور مُبارک دا احسان ہے قُطب ستارے تے

جو عمل اَسیں پئے کردے آں برباد ایہہ سانوں کر دیندے
ایہہ دُنیا قائم ہے صآئم سرکار دے صرف سہارے تے

محبوبِ خُدا آجا

نبیاں دے نبی آجا ، محبوبِ خُدا آجا
میں تیریاں راہواں توں ہو جاواں فِدا آجا

اوکھی اے گھڑی آئی سرکار دی اُمّت تے
وگڑی اے زمانے دی محبوب ہوا آجا

مُنہ کر کے مدینے ول منگتے نے کھڑے شاہا
سخیاں دے سخی آجا ،اے گنجِ سخا آجا

بے چین زمانے نوں حالات نے کر چھڈیا
شبّیر دے صدقے تھیں اُمّت نوں بچا آجا

ہر پاسیوں گھیر لیا قسمت دے ہنیرے نے
اَے مہرِ مُبیں آجا اَے ماہِ لقا آجا

جے دیر اجے ہوے سرکار دے آون وِچ
سرکار دی چُم جالی طیبہ دی ہوا آجا

غم درد جُدائیاں دے رو رو کے وی نہیں مُکدے
صآئم دے شہا آکے ہُن درد مُکا آجا

غم دیاں چِٹھیاں

غم دیاں بَدلیاں مُڑ کے چار چُفیرے چھایاں نے
طَیبہ وِچّ گُذاریاں گھڑیاں چیتے آیاں نے

اوتھ سَجدے کرن نُوں مَتھّا مچلی جاندا اے
جِتھّے میرے مدنی آقا تلیاں لایاں نے

ساقیِ کوثر جام نظر دا تاں مَیں مَنگدا ہاں
دُب کے ہنجواں وِچ وِی ایہہ اَکھّیاں تِرہائیاں نے

دَر تیرے تے اَون نوں تڑفاں پر مجبور ہاں میں
قدم قدم تے درد دے ٹوئے غم دیاں کھائیاں نے

غم اوہدے توں صدقے واری کیوں نا جاواں مَیں
نَال مَدینے تاراں جِہنے سدا ملائیاں نے

جے ناں میری واری آوے کی کر سَکناں مَیں
غم دیاں چِٹھیاں لِکھ لِکھ میں وی بوہت گھلایاں نے

مُلّ دیدار اوہدے دا دسّو کیہڑا تارے گا
دِید جہدی لئی لکھّاں جانا ں دِتّیاں سائیاں نے

اُجڑیا ہویا دِل صآئم دا دو پل دیہو وسا
آقا لکھّ کروڑاں جھوکاں تُساں وسائیاں نے

واراں سوہنیاں

دِل دِیاں ٹُٹیاں نے تاراں سوہنیاں
موڑ ساڈے وَل مہاراں سوہنیاں

اِک اکلّی جان ماری ہجر دی
درد نے لکھّاں ہزاراں سوہنیاں

تیرے عاشق رستہ تیرا ویکھدے
ویکھ لَے لگیاں قطاراں سوہنیاں

چھڈ کے مَیں دربار عالی آپ دا
کِتّھے جھولی نوں کھلاراں سوہنیاں

سَدّ لَویں مَینوں مَدینے جے کدی
جَان مَیں رَوضے توں واراں سوہنیاں

ٹکڑے ٹکڑے میرے دل دے ہو گئے
غم دیاں کھا کھا کے ماراں سوہنیاں

ڈنگ کھاہدے جِتھّے یارِ غار نے
کد میں ویکھاں گا غاراں سوہنیاں

ختم سَاہ صؔآئم دے سب ہو جان گے
ہُن وی جے لئیاں ناں ساراں سوہنیاں

مدینے والیا اِک وار آویں

مدینے والیا اِک وار آویں
مِرے درداں نوں آ کے ٹال جاویں

سفینہ آس دا ڈُبیا اے میرا
بَنامِ غَوثِ اعظم پار لاویں

مقدّر ڈ یگیا اے پھیر مَینوں
مِرے محبوب مینوں مُڑ اُٹھاویں

سُنہری جالیاں دا واسطہ اِی
سُنہری جالیاں مینوں وکھاویں

پیاسا مَر ناں جاواں مَیں تڑف دا
نظر دا جام محبوبا پِلاویں

گُذر دی جتھوں سی تیری سواری
غُبار اُس راہ دا مینوں بناویں

سَدا وسّدا رہوے تیرا مدینہ
مِری وِی جھوک اُجڑی نوں وساویں

رجاون وَالیا دونہہ عالماں نوں
مِری جھولی دے وِچ وی خیر پاویں

مَرن صآئم دا ہو آسان جاوے
نِزع دے وقت آ مُکھڑا دکھاویں